کیا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فارسی زبان میں نماز پڑھتے تھے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے سنا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فارسی زبان میں نماز پڑھتے تھے، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آپ سے سننے میں غلطی ہوئی ہے، دراصل بات یوں ہے کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نماز میں فارسی زبان میں قراءت کی اجازت منقول تھی، جس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف یہ تھا کہ چاہے عربی میں قراءت آتی ہو یا نہیں، بہر صورت نماز میں فارسی زبان میں قراءت کی اجازت ہوگی، جبکہ آپ کے دونوں شاگرد یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کا مؤقف یہ تھا کہ اگر عربی میں قراءت سے عاجز ہو، تو اس صورت میں فارسی زبان میں قراءت کرنے کی اجازت ہوگی، ورنہ نہیں۔ یہی قول مفتیٰ بہ (یعنی اسی پر فتوی دیا جاتا) ہے اور بعد میں خود امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مسئلے میں اپنے مؤقف سے رجوع کرکے صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کے مؤقف کو اختیار فرما لیا تھا۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے: ”وأما القراءة بالفارسية فجائزة في قول أبي حنيفة وقال أبو يوسف ومحمد لا تجوز إذا كان يحسن العربية؛۔۔۔ويروى رجوعه إلى قولهما وعليه الاعتماد“ ترجمہ: اور جہاں تک فارسی میں قراءت (یعنی تلاوت) کا تعلق ہے تو وہ امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق جائز ہے، اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص عربی اچھی طرح پڑھ سکتا ہو تو اس کے لیے (فارسی میں قراءت) جائز نہیں۔ اور مروی ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس قول سے رجوع فرما لیا تھا، اور اسی (رجوع والے قول) پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد 1، صفحہ 110، 111، مطبوعہ قاھرۃ)

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: ”(قرء بها عاجزا) فجائز اجماعاً، قيد القراءة بالعجز لان الأصح رجوعه الى قولهما وعليه الفتوى“ ترجمہ: عربی سے عاجز شخص نے نماز میں غیر عربی میں قراءت کی، تو اجماعاً جائز ہے، (غیر عربی میں) قراءت کے جواز کو (عربی میں قراءت کے) عجز سے مقید کیا، کیونکہ اصح یہ ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع فرما لیا تھا اور اسی پر فتوی ہے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 2، صفحہ 224، دار المعرفۃ، بیروت)

صاحبین کے مفتی بہ قول کے مطابق نماز میں عربی قراءت لازم ہے، بغیر عجز غیر عربی میں نماز درست نہیں ہوگی، چنانچہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "قراءتِ قرآن فرض ہے اور وہ خاص عربی ہے غیر عربی میں ادا نہ ہوگی اور نماز نا درست ہوگی اور اس کے ماورا (یعنی تلاوت کے علاوہ تکبیر تحریمہ و دیگر اذکار نماز غیر عربی میں پڑھنے کی صورت) میں گنہگاری ہے، ہاں جو عاجز محض ہو، تو مجبوری کی بات جُدا ہے"۔ (فتاوٰی رضویہ، جلد6، صفحہ323، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-965

تاریخ اجراء: 06جمادی الاولی 1447ھ/29اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net